موسم بہار کے تہوار اور شرعی اُصولوں کا حِصار

۱۷ شعبان المعظّم ۱۴۴۷ھ / 06 فروری 2026ء

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com/ یا QR code سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Follow our Acount
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَمِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنَّکَ تَرَی الۡاَرۡضَ خَاشِعَۃً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡہَا الۡمَآءَ اہۡتَزَّتۡ وَرَبَتۡ ؕ اِنَّ الَّذِیۡۤ اَحۡیَاہَا لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ؕ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۔ [حٰمٓ السجدۃ 39:41]

دُنیا امتحان کی جگہ ہے اور آخرت امتحان میں کامیاب ہونے والوں کے لیے جزا اور ناکام ہونے والوں کے لیے سزا کا مقام ہے....

یہ بھی مالکِ کریم کا احسان ہے کہ اُس نے بندوں کو پہلے سے ہی آگاہ فرمادیا کہ تم دُنیا میں امتحان کے لیے بھیجے گئے ہو، یہ تمہارا اصل ٹھکانا نہیں ہے، دائمی گھر تمہیں آخرت میں عطا کیا جائے گا۔

امتحان کس چیز کا ہے اور اُس میں کامیابی کا معیار کیا ہے؟

⟸ امتحان اِس بات کا ہے کہ جب بندے کو نفس و شیطان اور دُنیاوی تقاضے کسی کام کی دعوت دیں.. دوسری طرف اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیبِ کریم ﷺ اُس سے منع فرمائیں تو بندہ کیا کرتا ہے!

⟸ اور کامیابی کا معیار یہ ہے کہ اگر بندہ نفسانی دھوکے، شیطانی چال اور دُنیاوی تقاضوں کو شریعتِ مطہرہ پر قربان کر دے تو امتحان میں کامیاب ہے... لیکن اگر مَن مانی کرے، شیطانی جال میں پھنس جائے اور دُنیا کی خاطر اپنے ربِّ کریم کا حکم چھوڑ دے تو ناکام ہے۔

قدرت کی طرف سے امتحان لینے کے انداز مختلف ہوتے ہیں، مثلاً:

- کبھی خوشی سے نواز کر آزمایا جاتا ہے تو کبھی غم میں مبتلا کر کے۔
- کسی کا ابتلا دَولت دے کر ہوتا ہے تو کسی کا دَولت لے کر۔
- کسی کی جانچ پیاروں سے وِصال کے ذریعے ہوتی ہے اور کسی کی اُن کے فِراق کے ذریعے۔

کامیاب وہی ہے جو ہر حال، ہر رنگ اور ہر کام میں خالقِ کریم جلّ جلالہٗ اور اُس کے حبیبِ عظیم ﷺ کے حکم کو مقدّم رکھے اور وہی کرے جس سے اللہ پاک کی رِضا اور جانِ رحمت ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

پاکستان کے بیشتر علاقوں میں فروری کا آغاز ہوتے ہی موسمِ بہار بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اِس مناسبت سے اِظہارِ مَسرّت کے لیے کئی تہوار منائے جاتے ہیں۔ دینِ متین نے تفریح کی اِجازت عطا کی ہے، مگر اُس کے لیے کچھ اُصول و ضوابط بھی مقرر فرمائے ہیں۔ امتحان میں کامیابی کے لیے زندگی کے باقی معاملات کی طرح تفریح میں بھی شرعی اُصولوں کی پاسداری ضروری ہے۔ اگر بندہ خوشی کے موقع پر خوشی عطا کرنے والے ربّ کا حکم بھول جائے تو یہ نہ صرف امتحان میں ناکامی ہے، بلکہ سخت ناشکری بھی ہے۔

چنانچہ آج کا خطبہ ”موسمِ بہار کے تہوار اور شرعی اُصولوں کا حِصار“ کے عنوان سے ہو گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

موسمِ بہار... قدرت کا شاہکار

کائنات کی ہر شے کا خالق اللہ تعالیٰ جَلَّ مَجْدُہُ الْعَزِیْز ہی ہے۔ سردی بھی اُسی نے پیدا فرمائی اور گرمی بھی اُسی کی تخلیق ہے، خزاں بھی اُسی کی پیداوار اور برسات بھی اُسی کی قدرت کا جلوہ ہے... تاہم انسان موسمِ بہار سے زیادہ پیار کرتے ہیں؛ کیونکہ اِس میں نہ تو سردی کی سختی ہے اور نہ ہی گرمی کی تپش، اِس میں کلیاں کِھل اُٹھتی ہیں اور زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔

موسمِ بہار قدرتِ الٰہی کا ایسا شاہکار ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اندھا نہ بنے تو پھولوں اور سبزے وغیرہ کا نکھار انسان پر یہ بات آشکار کرتا ہے کہ یقیناً ایک ایسا قادرِ مختار ہے جو ساری کائنات کا نظام چلا رہا ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔

کسی بزرگ نے ایک دیہاتی سے پوچھا: تمھیں ربِّ کریم کی پہچان کیسے ہوئی؟ اُس نے اپنے شعبے کے مطابق بہت خوب جواب دیا:

- اَلْبَعْرَۃُ تَدُلُّ عَلَی الْبَعِیْرِ وَالرَّوْثُ عَلَی الْحَمِیْرِ وَآثَارُ الْأَقْدَامِ عَلَی الْمَسِیْرِ۔ مینگنی اُونٹ کی خبر دیتی ہے، لید گدھے پر دلالت کرتی ہے اور قدموں کے نشانات بتاتے ہیں کہ کوئی یہاں سے گزرا ہے۔
- فَسَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَأَرْضٌ ذَاتُ فِجَاجٍ وَبِحَارٌ ذَاتُ أَمْوَاجٍ أَمَا تَدُلُّ عَلَی الصَّانِعِ الْحَلِیْمِ الْعَلِیْمِ الْقَدِیْرِ؟ (جب یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں دلالت کرتی ہیں) تو کیا بُرجوں سے مُزیّن آسمان، وسیع راستوں والی زمین اور مَوجیں مارتے سمندر اِس بات کی دلیل نہیں ہیں کہ ایک ایسا کارساز ربّ ہے جو بہت حلم والا، بے حد علم والا اور کامل قدرت والا ہے! (تفسیرِ کبیر زیرِ آیتِ البقرۃ:22)

ارشادِ ربّانی: خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے خود بھی موسمِ بہار کو اپنی قدرت کی عظیم نشانی قرار دے کر بندوں کو غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنَّكَ تَرَی الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ... یعنی "اے سننے والے! اُس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تو زمین کو خشک اور بنجر پڑی ہوئی دیکھتا ہے، پھر جب ہم اُس پر بارش نازل کرتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔۔۔"

مزید فرمایا: اِنَّ الَّذِیْٓ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ "بلاشبہ جس ذات نے اِس زمین کو زندہ (سرسبز) کیا وہی یقیناً مُردوں کو زندہ فرمائے گا، بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔" [حٰمٓ السجدۃ 41:39]

عدمِ تدبُّر کی مَذمَّت: بے شمار لوگ موسموں کی تبدیلی میں خالق کی قدرت پر غور نہیں کرتے، اُن کی نظر فقط ظاہر تک ہی رہتی ہے۔ یہ رویہ قابلِ مذمت ہے۔ ربِّ کریم نے ارشاد فرمایا: وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ۔ "اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن کے پاس سے اکثر لوگ گزر جاتے ہیں اور اُن سے بے خبر رہتے ہیں (نشانیاں دیکھتے ہیں، مگر اُن میں غور و فکر کر کے فائدہ نہیں اُٹھاتے)۔" [یوسف 12:105]

موسمِ بہار اور خُلد کا گلزار

موسمِ بہار میں باغات کا نظّارہ دِلکش ہوتا ہے، ہوا پاکیزہ وخوشبودار محسوس ہوتی ہے اور طبیعت پر خوش گوار اثرات ہوتے ہیں، لیکن یہ بہار کچھ دنوں میں ختم ہو جاتی ہے، بعد میں گرم ہوائیں اپنا رنگ دکھاتی ہیں اور پھر خزاں کی رُت آجاتی ہے.... قرآن وسنّت سے سبق ملتا ہے کہ موسمِ بہار کے نکھار میں اپنے ربِّ کریم کو راضی کرنا چاہیے اور اُس بہار کا تصوُّر ذہن میں بٹھانا چاہیے جس کے بعد کبھی خزاں نہیں... وہ سبزہ جس کا حُسن ہماری سوچ سے بھی بلند تر ہے.. وہ پھول جو کبھی نہیں مُرجھائیں گے.. وہ پھل جو کبھی ختم نہیں ہوں گے اور وہ خوشی جس کا لُطف کبھی بھی پھیکا نہیں پڑے گا... وہ بہار جنّت کے گلزار میں عطا کی جائے گی۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربِّ ذوالجلال کا ارشادِ گرامی بیان فرمایا: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ۔[1] یعنی "مَیں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ عظیم الشان نعمتیں تیار فرمائی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ اُن کے اوصاف کانوں نے سُنے اور نہ ہی کسی انسان نے اُن کی حقیقت کا تصوُّر کیا۔"

(صحیح بخاری، حدیث:4779۔ صحیح مسلم، حدیث:2824)

موسمِ بہار کے سرسبز وشاداب باغات میں جنّت کے باغات کا تصوُّر کیجیے! جن سے متعلق خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ نے فرمایا:

- مُدْهَامَّتَانِ۔ "وہ دونوں (باغات) گہرے سبز، سیاہی مائل ہیں (اُن میں پتّے اتنے سبز ہیں کہ سیاہی کی جھلک دے رہے ہیں)۔"
- فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ۔ "اُن میں دو چشمے ہیں جو فوّاروں کی طرح جاری ہیں۔" [الرحمٰن 55:64،66]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنّت کے ایک درخت کا تعارف کرواتے ہوئے سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا۔[2] یعنی "بلاشک وشُبہ جنّت میں ایسا درخت ہے جس کے نیچے سوار ایک سو سال کے عرصے تک چلتا رہے گا، مگر اُس کے کنارے تک نہیں پہنچ سکے گا۔" (صحیح بخاری، حدیث:4881)

تربیت: انسان کی فطرت ہے کہ وہ ہمیشہ مزید حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ترقّی کے لیے سرگرم رہتا ہے۔ ایک نعمت ملتی ہے تو دوسری کی جُستجو میں لگ جاتا ہے، ایک کامیابی سے ہم کِنار ہوتا ہے تو دوسری کے لیے کاوِش شروع کر دیتا ہے۔ دُنیا سے متعلق زیادہ تر لوگوں کا یہی انداز ہوتا ہے.... مگر کتنی عجیب بات ہے کہ انسان دُنیا کی بہار میں جنّت کے گلزار کو یاد نہیں کرتا، حالانکہ اصل میں تو اُسی کی بہار پر دل فگار ہونا چاہیے؛ کیونکہ یہ وقار فقط اُسی کی بہار کا ہے کہ نہ اُس میں کوئی آزار ہوگا اور نہ ہی اُس بہار پر کبھی زوال آئے گا۔

---

[1] أَيْ: لَمْ يُبْصِرْ ذَاتَهُ عَيْنٌ وَلَا سَمِعَتْ وَصْفَهُ أُذُنٌ وَلَا خَطَرَتْ مَاهِيَّتُهُ عَلَى قَلْبٍ۔ (لمعات التنقیح، تحت الحدیث:5612)

[2] اَلْمَقْصُوْدُ السَّيْرُ تَحْتَهَا، كَـ"ظِلِّ الْعَرْشِ"... وَيُقَالُ لِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ: طُوْبٰى۔ (لمعات التنقیح، تحت الحدیث:5615)

موسمِ بہار میں خوشی کا اِظہار

موسمِ بہار کی آمد پر خوشی کے اِظہار کے لیے مختلف مذہبی اور قومی یا علاقائی تہوار منائے جاتے ہیں اور تفریح کا اہتمام کیا جاتا ہے، کیا اسلام ہمیں اِس کی اِجازت دیتا ہے؟ مختصر جواب یہ ہے کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں تفریح/خوشی کا اِظہار ممنوع نہیں.. مگر دینِ متین نے کسی بھی چیز میں آزادانہ اختیار (Free Hand) نہیں دیا، بلکہ ہر اَمر کے کچھ اُصول وضوابط مقرر فرمائے ہیں۔ یعنی اسلام تفریح سے منع نہیں کرتا، تاہم کھلی چھوٹ بھی نہیں ہے، حُدود وقُیود میں رہتے ہوئے اِظہارِ مسرّت کی اجازت ہے۔

ایک روز کاتبِ وحی سیدنا حَنْظَلَه بن رُبَیِّع اُسَیْدی سے سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن کا حال پوچھا تو وہ کہنے لگے: حنظلہ منافق ہو گیا ہے (بڑے لوگوں کی باتیں بڑی ہوتی ہیں! یعنی ایک حالت پر قرار نہیں ہے، منافقوں کی طرح کیفیت بدلتی رہتی ہے)۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ (جلیل القدر صحابی ہونے کے باوجود ایسی بات کیوں کہی ہے؟) اُنھوں نے کہا: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، فَنَسِيْنَا كَثِيْرًا۔ یعنی جب ہم رسولِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ﷺ جنّت ودوزخ کا تذکرہ کرکے ہمیں نصیحت فرماتے ہیں تو حالت یہ ہوتی ہے کہ گویا (خدائے ذوالجلال یا جنّت کی بہار اور جہنم کا اَنگار) آنکھوں کے سامنے ہے، پھر جب ہم بارگاہِ اقدس سے واپس آتے ہیں تو اہل وعیال اور مال واسباب میں مصروف ہو کر کئی چیزوں سے توجّہ ہٹ جاتی ہے (کیفیت ایک جیسی نہیں رہتی؛ اِس لیے مَیں نے کہا تھا کہ حنظلہ منافق ہو گیا ہے)۔

دونوں حضرات معلّمِ انسانیت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سیدنا حنظلہ نے وہی بات عرض کی کہ حنظلہ منافق ہو گیا ہے، جانِ کائنات ﷺ نے وجہ پوچھی تو اُنھوں نے وہی سبب عرض کر دیا جو سیدنا صدیقِ اکبر کو بتایا تھا۔ امام الانبیا ﷺ نے فرمایا:

⇐ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ... یعنی "قسم بخدا! اگر تمھیں ہر وقت ذکر اور حُضوری کی وہی کیفیت نصیب رہے جو میرے پاس حاضری کے وقت ہوتی ہے تو فرشتے (بر سرِ عام) تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں (ہر حال) میں (تعظیم وتبرّک کے لیے) تم سے مصافحہ کیا کریں۔"

⇐ وَلٰكِنْ يَّا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً۔ یعنی "لیکن اے حنظلہ! کبھی ذکر وحضوری اور کبھی حقوق ومعاملات کی انجام دہی۔" یہ کلمات رسولِ کریم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائے۔ (صحیح مسلم، حدیث: 2750، ترجمہ وتشریح ماخوذ از مرقاۃ ومرآۃ)

یعنی حنظلہ! ہر شخص میں یہ طاقت نہیں کہ وہ ہر لمحہ یادِ الٰہی اور حضوری کی کیفیت میں گزارے؛ لہٰذا یہ رُخصت ہے کہ کچھ وقت عبادت اور ذکر وحضوری میں یکسوئی رکھیں اور بعض اوقات شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دُنیاوی اُمور اور تفریح وغیرہ کی طرف دھیان کریں؛ تاکہ ربِّ کریم کے خاص انوار وتجلیات بھی نصیب ہوتے رہیں اور دُنیا کا نظام بھی چلتا رہے۔ (ماخوذ از مرقاۃ المفاتیح)

تفریح کے اُصول وضوابط

آزاد خیال لوگ شرعی اُصول وضوابط کی پابندی کو اپنے لیے بوجھ سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تفریح، سیر وسیاحت اور کھیل کا دین سے کیا تعلّق؟ یہ تو دُنیا کے معاملات ہیں، اِن میں بھی شرعی اُصولوں کی پابندی لازم ہو تو دُنیا کے معاملات بوجھ بن جائیں گے، مَعَاذَ اللّٰہ۔

چنانچہ سب سے پہلے ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ جانور شرعی اُصولوں کے پابند نہیں ہیں، نہ اُن کو کھانے پینے میں حلال وحرام کی کوئی تمیز ہے اور نہ اُن کے رہن سہن وغیرہ سے متعلق کوئی قاعدہ ہے۔ انسانی زندگی کا یہ حُسن ہے کہ شریعت نے انسان کو ہر کام میں حُدود وقُیود کا پابند بنایا ہے... تو پابندی بوجھ نہیں، بلکہ انسان کا وصفِ امتیاز اور اِعزاز ہے۔ اگر کوئی شخص اُصولوں سے آزادی اور مَن مانی چاہتا ہے تو گویا وہ جانوروں جیسی زندگی گزارنے کی چاہت رکھتا ہے... اِس سے بڑی بے وقوفی کیا ہوگی!

تفریح اور دیگر معاملات میں سرکارِ دوعالَم ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی پیشِ نظر رکھنا چاہیے، جسے سیدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما نے روایت کیا: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔ ”تم میں سے کوئی بھی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اُس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔“ (السنّة لابن أبي عاصم، الحديث: 15۔ شرح السنّة للبغوي، الحديث: 104۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول ﷺ للحكيم، ج:4، ص:164۔ قال النوويّ في الأربعين: حديث حسن صحيح)

حدیثِ مبارک کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر انسان شرعی احکام کو اچھا اور شریعت کی منع کردہ چیزوں کو بُرا نہ سمجھے تو مومن ہی نہیں اور اپنی چاہت پر عمل سے پہلے شریعت کا لحاظ نہ کرے تو اُسے کامل ایمان نصیب نہیں۔

چنانچہ تفریح اور کھیل سمیت کسی بھی معاملے میں شرعی اُصولوں کی خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی ہے۔ چند اہم اُصول یہ ہیں:

1) **تشبُّہ سے اجتناب:** اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیبِ لبیب ﷺ کا حکم ہے کہ مسلمانوں کا اندازِ زیست، اُن کی بول چال اور اُن کے رسم ورِواج کفّار سے یکسر مختلف ہوں، حتّٰی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلامی تہذیب چھوڑ کر غیر مسلموں کے طَور طریقے اختیار کرنے والوں کو سخت الفاظ میں ڈانٹتے ہوئے فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا۔۔ یعنی ”جو غیر مسلموں کے ساتھ مُشابَہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں (ہمارے راستے پر نہیں)۔“ (جامع ترمذی، حدیث: 2695۔ المعجم الاوسط، حدیث: 7380)

لہٰذا کھیل ہو یا سنجیدگی.... خوشی ہو یا غمی... بہار ہو یا خزاں... ہر موقع پر اسلامی تشخُّص برقرار رکھنا ضروری ہے۔ غیر مسلموں کا انداز اور تہذیب اپنانے کی ہرگز اِجازت نہیں۔

2) **بے حیائی سے گُریز:** قرآن وسنّت نے فحاشی کو واضح طور پر حرام قرار دیا ہے؛ لہٰذا کسی بھی موقع پر ایسے کام کی اجازت نہیں ہو سکتی جس سے حیا کے تقاضے پامال ہوں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۔ ”بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے اُن کے لیے دُنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے... اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“[النور 19:24]

بے حیائی سے روکنے کے لیے اِس سے سخت وعید کیا ہو سکتی ہے!

3) **ایذائے مسلم سے احتراز:** بلاوجہ کسی مسلمان کو جانی یا مالی نقصان پہنچانا، اُس کا دل دُکھانا اور اُس کی عزّت پامال کرنا حرام ہے اور دونوں جہان میں تباہی کا ذریعہ بنتا ہے؛ لہٰذا کسی بھی موقع پر ایسے عمل کی اجازت نہیں ہو سکتی جو دوسروں کے نقصان یا اُن کی دل آزاری کا سبب بنے۔

قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربّانی ہے: وَالَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَيۡرِ مَا اكۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۔ یعنی ”جو لوگ مسلمان مَردوں اور عورتوں کو اُن کی کسی خطا کے بغیر ستاتے / تکلیف دیتے ہیں اُنھوں نے بہتان اور کُھلے گناہ کا بوجھ اپنے سر لیا۔“[الاحزاب 58:33]

4) **لَہْو سے پرہیز:** تفریح میں یہ بات بھی اہم ہے کہ اُس سے کوئی ذہنی یا جسمانی فائدہ ہونا چاہیے، یعنی وہ کام جسمانی نَشوونُما میں فائدہ مند ہو یا ذہنی ترقّی کا سبب بنے۔ انسان کا وقت بہت قیمتی ہے؛ اِسی لیے شریعت نے لَہْو (فضول و بے مقصد) سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا عُقبہ بن عامر جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَكُلُّ مَا يَلْهُوْ بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَأَتَهُ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ ۔ یعنی ”مسلمان کا ہر کھیل باطل ہے، سوائے تین کے: 1) اپنی کمان سے تیر چلانا۔ 2) اپنے گھوڑے کو سکھانا۔ 3) اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا... یہ تینوں کھیل برحق ہیں۔“

(سنن ابن ماجہ، حدیث: 2811، جامع ترمذی، حدیث: 1637)

اِن تین کھیلوں میں کیا خاص بات ہے کہ اِن کی اِجازت ملی؟ محدثین نے لکھا کہ یہ تینوں بامقصد ہیں... تیر اندازی اور گُھڑسواری سے جہاد کی تیاری ہوتی ہے اور بیوی کے ساتھ کھیل سے جائز طریقے کے ساتھ فطری تقاضا پورا کرنا اور گناہ سے بچنا مقصود ہوتا ہے۔

دیگر اُمور کا لحاظ: تفریح وغیرہ میں درج بالا چاروں اُصولوں کے ساتھ دیگر دینی تقاضوں کی پاسداری بھی لازم ہے، مثلاً:

5) قرآنِ حکیم نے اِسراف / فضول خرچی کو شیطانی کام قرار دیا ہے[1]؛ لہٰذا اِس سے باز رہنا بھی ضروری ہے۔

6) دوسروں کا مال چھیننا... خواہ ایک روپے کی چیز ہی کیوں نہ ہو... جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور اِس سے کِنارہ کَشی لازم ہے۔

7) فرائض و واجبات کی پابندی ہر حال میں لازم ہے؛ لہٰذا تفریح میں فرض یا واجب کی ادائیگی میں سُستی سے دُوری بھی ضروری ہے۔

---

[1] بنی اسراءیل 27:17

موسمِ بہار میں بسنت کا تہوار

پاکستان کے بیشتر علاقوں میں فروری کے آغاز سے موسمِ بہار کی ابتدا بھی ہو جاتی ہے۔ بہار کی آمد پر مختلف تہوار منائے جاتے ہیں، جن میں بسنت بھی شامل ہے۔ یہ صدیوں پرانا تہوار ہے، جس کے حوالے سے حکومتی پالیسیاں بدلتی رہتی ہیں..... کبھی پابندی لگادی جاتی ہے اور کبھی دھوم دھام سے اہتمام ہوتا ہے۔

ریاستی پالیسی کچھ بھی ہو... بحیثیتِ مسلمان کسی بھی چیز سے متعلّق ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ قرآن وسنّت نے کیا حکم فرمایا ہے؟ ظاہر ہے کہ حکمرانوں کے احکام بعد میں ہیں، سب سے پہلے اللہ کریم کا ارشادِ عالی ہے، پھر رسولِ رحمت ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے... شرعی اُصولوں اور دینی تقاضوں پر عمل سے ہی دُنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

یہ بات ذہن نشین ہو چکی ہے کہ اسلام میں تفریح جائز ہے، مگر اُس کی کھلی چھٹی نہیں ہے، کچھ اُصولوں کی پابندی لازم ہے۔ اگر اُن ضوابط کی پاسداری نہ کی جائے تو اجازت نہیں ہو گی۔

بسنت کا تہوار شرعی اُصولوں پر پورا اُترتا ہے یا نہیں؟ یہ جاننے کے لیے آپ خود بسنت کے اُمور پر غور کر لیجیے!

- مسلمان اور غیر مسلم مؤرخین... سبھی نے لکھا ہے کہ یہ تہوار ایک گستاخِ رسول کو سزا ہونے پر اُس کی یاد منانے کے لیے ہندوؤں نے ایجاد کیا تھا۔[1] یعنی یہ مسلمانوں کا تہوار نہیں ہے۔
- اِس میں مَردوں اور خواتین کا جس طرح اجتماع ہوتا ہے اور بدنگاہی و بے حیائی کی جو صورتِ حال ہوتی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔
- گزشتہ سالوں کے ریکارڈ سے پتا چلتا ہے کہ اِس سے نہ صرف مالی نقصان ہوتا ہے، بلکہ اِس نے بے شمار لوگوں کی جان بھی لی ہے۔
- پتنگ بازی میں کوئی جسمانی یا ذہنی نشو ونُما نہیں، یہ کام کرنے والے فقط اپنا اور دوسروں کا وقت برباد کرتے ہیں۔
- اِس میں اِسراف اور فُضول خرچی ہے۔
- پتنگ باز دوسروں کی پتنگیں چھیننا اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ غَصب ہے، یعنی دوسروں کا مال ناحق طور پر لینا ہے۔
- بسنت منانے میں مصروف لوگ فرائض وواجبات کا کس قدر اہتمام کرتے ہیں، یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔

اِن چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم بآسانی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ شرعی نقطۂ نظر سے بسنت منانا کیسا ہے اور دینی تقاضے کیا ہیں!

بہر حال بھلائی دینی تقاضوں پر عمل کرنے میں ہی ہے، خواہ ہم یہ بات بروقت سمجھ جائیں یا سَر سے پانی گزرنے کے بعد سمجھ آئے۔

---

[1] ملاحظہ کیجیے: تاریخِ لاہور از سید محمد لطیف، ص:324، مطبوعہ تخلیقات۔ نیز دیکھیے: Panjab under the later Mughals, 1707-1759 (پنجاب... آخری مغل دَورِ حکومت میں)، از بخشش سنگھ نجار (بی۔ ایس۔ نجار)

حرفِ آخر: بہار کی تفریح میں شرعی اُصولوں کی ترجیح

سارا جہان خالقِ کائنات جَلَّ مَجْدُہُ الْعَزِیْز کی نشانیوں سے لبریز ہے اور قدرت کی نشانیاں کئی قسم کی ہیں:

i. کچھ نشانیاں وہ ہیں جو ربِّ کریم نے اپنی کتابِ لاریب کے ذریعے یا اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی زبانِ بے عیب کے ذریعے ظاہر فرمائی ہیں، یعنی قرآن وسنّت میں بیان ہونے والی نشانیاں۔

ii. جب کہ بے شمار نشانیاں وہ ہیں جن کا ہم خود جہان بھر میں اور اپنی ذات میں مشاہدہ واِدراک کرتے ہیں۔

جہان میں ظاہر ہونے والی نشانیوں میں سے ایک موسموں کی تبدیلی بھی ہے۔ جَماد ینے والی سردی اور جُھلسا دینے والی گرمی.. پَت جھڑ (خزاں) کی اُداسی اور بہار کا وَقار... سبھی قُدرت کی نشانیاں ہیں۔ اتنی بڑی رُوئے زمین کے نظام میں صدیوں سے کوئی تبدیلی یا بگاڑ پیدا نہ ہونا اِس بات کی واضح نشانی ہے کہ کوئی ذات جہان کا نظام چلا رہی ہے اور وہ واحد و یکتا ہے۔

فروری کا آغاز ہو چکا ہے اور موسمِ بہار کی آمد آمد ہے۔ چنانچہ خطبہ میں "موسمِ بہار کے تہوار اور شرعی اُصولوں کا حصار" کو عنوان بنا کر قرآن وسنّت سے روشنی حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چند اہم نکات یہ ہیں:

- موسمِ بہار ہمیں قدرت کی نشانیوں میں غور کر کے اپنے ربِّ کریم پر ایمان مزید پختہ کرنے کی دعوت دیتا ہے؛ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ موسم سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ عبرت ونصیحت حاصل کرنے پر بھی دھیان دیں۔
- دُنیا کی فانی بہار میں جنّت کی دائمی اور بے مثال بہار کو بھی یاد کرنا چاہیے؛ تاکہ بندہ وہ کام کرے جن کی برکت سے ربِّ کریم خلد کا گلزار عطا فرماتا ہے اور اُن کاموں سے بچے جو جہنم کے اَنگار کا ذریعہ بنتے ہیں۔
- بہار کی آمد ہو یا کوئی اور موقع... تفریح جائز ہے، مگر دینِ متین نے کسی بھی چیز میں کھلی چھوٹ نہیں دی، بلکہ ہر بات کے کچھ اُصول و ضوابط مقرر فرمائے ہیں۔ شریعت میں تفریح کی بھی حُدود وقُیود ہیں، اُن میں رہتے ہوئے اِظہارِ مسرّت جائز ہے... بلکہ اچھی نیت سے ہو تو کارِ ثواب بھی ہے۔
- مومن کا مزاج یہ نہیں ہونا چاہیے کہ نماز روزے میں شرعی تقاضے پورے کرے اور باقی چیزوں کو "دُنیا داری" کہہ کر مَن مانی کرے... جب کلمہ پڑھ لیا تو اپنی مرضی ختم، اب ہر کام اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب ﷺ کی مرضی کے مطابق ہو گا۔ ارشادِ ربّانی ہے:
  - یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ o یعنی "ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔
  - فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ o تمہارے پاس روشن احکام آ گئے، اگر تم اِس کے بعد بھی پھسل گئے تو جان لو کہ اللہ بڑا زبردست اور بے پناہ حکمت والا ہے۔" [البقرۃ2:208،209]

❖ تفریح سے متعلق چند شرعی اُصول یہ ہیں:

- فرائض وواجبات میں کسی بھی طرح سے سُستی نہ ہو۔
- غیر مسلموں کی تہذیب اور اُن کے طَور طریقے اختیار نہ کیے جائیں۔
- فحاشی وبے حیائی سے مکمل اجتناب ہو۔
- کسی مسلمان کا جانی یا مالی نقصان یا دل آزاری نہ ہو۔
- بامقصد کام کیے جائیں اور لہو ولعب سے پرہیز ہو۔
- فُضول خرچی واسراف سے گریز کیا جائے۔

❖ اِن اُصولوں کو پیشِ نظر رکھ کر ہر بندہ بآسانی فیصلہ کر سکتا ہے کہ بسنت کا تہوار کیسا ہے۔ اگرچہ اِس کا مقصد تفریح اور اِظہارِ مَسرّت ہی ہے، مگر بحیثیتِ مسلمان کسی بھی کام سے پہلے اُس کے حوالے سے شرعی تقاضوں کو سمجھنا اور اُن کو پورا کرنا لازم ہے۔

❖ قرآنِ مجید کے مطابق جب شیطان لعین کو دُھتکار کر جنّت سے نکالا گیا تو اُس نے ربِّ کریم کے حضور جَسارت کرتے ہوئے کہا تھا: مَیں لوگوں کو بُرے کام خوش نُما بنا کر دکھاؤں گا اور سب کو گمراہ کروں گا۔[1] چنانچہ اِس بات کا ہمیشہ دھیان کرنا چاہیے کہ جو کام ہم دھوم دھام سے کرنا چاہتے ہیں یہ شرعی تقاضوں کے مطابق واقعی اچھا ہے یا شیطان نے اِسے مزیّن کیا ہے؟

شرعی مسئلہ: جو باقیمت چیز کسی جگہ گِری پڑی ملے اُسے لُقطَہ کہا جاتا ہے۔ لقطہ سے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ بندہ اُسے مالک تک پہنچانے کی نیت سے اُٹھا سکتا ہے،[2] وہاں موجود کم از کم دو افراد کو بتا دے کہ مجھے یہ چیز ملی ہے؛ تاکہ وہ مالک تک پہنچانے میں معاوِن ہوں،[3] پھر لازم ہے کہ اُس کی تشہیر کرے (اِعلان وغیرہ کے ذریعے بتائے) جب تک کہ یہ غالب گمان نہ ہو جائے کہ اب مالک نے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہو گا۔[4]

مدتِ تشہیر گزرنے کے بعد اختیار ہو گا کہ مالک کے انتظار میں اپنے پاس محفوظ رکھے یا شرعی فقیر (مستحقِ زکوٰۃ) کو دے دے، تاہم خود مستحقِ زکوٰۃ ہو تو اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے بہارِ شریعت، ج:2، حصہ:10 ملاحظہ فرمائیں)

---

[1] الحجر 39:15

[2] خدشہ ہو کہ کسی لٹیرے کے ہاتھ لگ جائے گا تو اُٹھا لینا لازم ہے اور اپنے پاس رکھنے کے لیے اُٹھانا حرام ہے۔

[3] گواہ بنانے کا یہ فائدہ بھی ہو گا کہ اِس صورت میں اگر قدرتی طور پر وہ چیز ضائع ہو گئی تو اُٹھانے والے پر تاوان نہیں ہو گا... تاہم اگر گواہ بنانا شرعی حکمت کے خلاف ہو تو نہ بنائے۔

[4] شے کی مالیت کے اعتبار سے مدتِ تشہیر مختلف ہو گی، گراں قیمت چیز کی تشہیر اُس کی حیثیت کے مطابق ہو گی اور کم قیمت چیز کی اُس کے مطابق۔

اللہ تعالیٰ سرکارِ دوعالَم ﷺ کے طفیل اِس موسمِ بہار کو پوری اُمّت کے لیے حقیقی خوشیوں کا ذریعہ بنائے! ربِّ کریم اپنے فضل سے ہم سب کو خلد کے گلزار کی بہار بھی دکھائے اور اپنی رِضا کے کاموں کی توفیق سے نوازے!

خالقِ کریم ماضی قریب کے مختلف سانحات میں شہادت پانے والے تمام مسلمانوں کے درجات بلند فرمائے اور جملہ متأثرین کو نقصانات کا نِعْمَ البَدَل عطا کرے!

قادرِ مطلق اہلِ غزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو ہر قسم کی اندرونی و بیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے، ملک کی تمام سرحدات کی حفاظت فرمائے! اِسے امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے! اور تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ کردے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!